36617 ـ آیت ﴿ فمن تعجل فی یومین ﴾ کا معنی

سوال

میرا سوال حج میں جلدی کرنے کے بارہ میں ہے کہ جلدی کرنے والا شخص بارہ تاریخ کوہی کیوں سفرکرجاتا ہے اورتاخیرکرنےوالا تیرہ تاریخ کوجاتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

﴿ فمن تعجل فی یومین ﴾ اس طرح جلدی توگیارہ تاریخ کوہونی چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آیت کا معنی یہ ہے کہ جوکوئي ایام تشریق کے دودنوں میں جلدی کرنا چاہے ، جوگیارہ اوربارہ اورتیرہ ذوالحجہ کوبنتے ہیں ، تواس طرح تعجیل یعنی جلدی بارہ تاریخ کوبنے گی ، لگتا ہے کہ سوال کرنے والے نے پہلا دن عید کا شمار کیا ہے اس لیے وہ یہ سوال کررہا ہے ، اورایسا سمجھنا غلط ہے ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

میں اپنے بھائیوں حجاج کرام کواس غلطی پرمتنبہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ بہت سارے حجاج کرام یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی کے فرمان :

فمن تعجل فی یومین کا معنی گیارہ تاریخ کومنی سے نکل جانے کوتعجیل شمار کرتے ہیں یعنی عید اورگیارہ تاریخ کودو دن شمار کرلیتے ہیں ، حالانکہ معاملہ ایسے نہیں بلکہ انہوں نے غلط سمجھا ہے ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

﴿اورچندگنے چنے دنوں میں اللہ تعالی کا ذکر کرو توجوکوئي بھی دودنوں میں جلدی کرلے اس پرکوئي گناہ نہیں ﴾ ۔

اس آیت میں ایام معدودات یعنی چندگنے چنے ایام سے مراد ایام تشریق ہیں ، اورایام تشریق کا پہلا دن گیارہ تاریخ کوبنتا ہے تواس طرح اللہ تعالی کے فرمان فمن تعجل فی یومین کا معنی یہ ہوگا کہ : جس نے بھی ایام تشریق کے دو دنوں میں جلدی کی جوکہ بارہ ذوالحجہ کا دن بنتا ہے اس پرکوئي گناہ نہیں لھذا انسان کوچاہیے کہ وہ اس مسئلہ کے بارہ میں مفہوم کوصحیح کرے تاکہ وہ غلطی کا مرتکب نہ ہو ۔ اھ

دیکھیں : فتاوی ارکان الاسلام صفحہ نمبر (566) ۔

واللہ اعلم